آیات نمبر 78 تا 82 میں یہود کے علما کا کردار بیان کیا گیا ہے کہ حقیر رقم کی خاطر تورات کی آیات کو تبدیل کر دیتے ہیں۔ یہود کی غلط فہمی کہ انہیں چند دن سے زیادہ جہنم میں نہیں ڈالا جائے گا اور انہیں تنبیہ کہ جنت میں صرف اہل ایمان ہی جائیں گے۔۔

وَ مِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّاۤ اَمَانِيَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾

اور ان یہود میں سے بعض ان پڑھ ایسے بھی ہیں جنہیں اپنی کتاب یعنی تورات کا تو کوئی علم نہیں مگر انہوں نے کچھ سنی سنائی باتوں پر چند امیدیں قائم کر رکھی ہیں، یہ لوگ محض وہم و گمان پر چلے جا رہے ہیں فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ

پس ایسے لوگوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو تحریف کر کے اپنے ہی ہاتھوں سے کتاب لکھتے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ یہ حکم اللہ کی طرف سے آیا ہے تاکہ اس کے عوض تھوڑا سا دنیاوی منافع کما لیں یہ یہودی علماء کا کردار تھا فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَ وَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾ سو ان کے لئے اس تحریف کی وجہ سے ہلاکت ہے جو ان کے ہاتھوں نے تحریر کی ہے اور یہ دنیاوی نفع جو وہ کما رہے ہیں دراصل ان کے لئے تباہی ہے وَ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ اور وہ یہود کہتے ہیں کہ محض گنتی کے چند دنوں کے سوا ہمیں دوزخ کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗۤ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾ اے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) آپ ان سے دریافت کیجئے کہ کیا تم اللہ

سے کوئی ایسا وعدہ لے چکے ہو کہ اب وہ اپنے وعدے کے خلاف ہرگز نہ کرے گا یا تم
اللہ پر یونہی وہ بہتان باندھ رہے ہو جو تم خود بھی نہیں جانتے بَلٰى مَنْ كَسَبَ
سَيِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ﴿٨١﴾ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جس کسی نے گناہ کمائے اور اس کے گناہوں
نے اس کو ہر طرف سے گھیر لیا تو ایسے ہی لوگ جہنمی ہیں، وہ اس جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ
رہیں گے وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨٢﴾ اور اس کے برعکس جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک
اعمال کیے تو ایسے ہی لوگ اہل جنت ہیں، وہ اس جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے رکوع [۹]

آیات نمبر 83 تا 88 میں بنی اسرائیل کو یاد دلایا گیا کہ انہوں نے اللہ سے کئے گئے اپنے عہد توڑ ڈالے۔ نہ صرف یہ کہ اپنے ہی بھائیوں کو قتل کرتے رہے بلکہ اپنے انبیاء تک کو قتل کر دیا ۔یہود کا کہنا کہ ان کے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں اس لئے ایمان نہیں لاتے۔

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ ۟ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰکِیْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ اور وہ وقت یاد کرو جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا، اور ماں باپ سے نیک سلوک کرنا اور قرابت داروں ، یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنا اور لوگوں سے نیکی کی بات کہنا اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ ادا کرتے رہنا [تفصیل کے لئے: ضمیمہ -- والدین کے حقوق] ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْکُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾ پھر تم میں سے چند لوگوں کے سوا سب اس عہد سے پھر گئے اور تم لوگ ہو ہی رُو گردانی کرنے والے وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ لَا تَسْفِکُوْنَ دِمَآءَکُمْ وَ لَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَ اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾ اور جب ہم نے تم سے یہ عہد لیا تھا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کا خون نہیں بہاؤ گے اور نہ ایک دوسرے کو جلاوطن کرو گے پھر تم نے اس بات کا اقرار بھی کر لیا اور تم اس کی گواہی بھی دیتے ہو ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَکُمْ وَ تُخْرِجُوْنَ فَرِیْقًا مِّنْکُمْ مِّنْ دِیَارِهِمْ ۫ تَظٰهَرُوْنَ عَلَیْهِمْ

بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ؕ مگر آج تم ہی وہ لوگ ہو کہ اپنے بھائیوں کو قتل بھی کر
رہے ہو اور اپنے ہی لوگوں کو ان کے وطن سے باہر نکال رہے ہو اور ان کے خلاف
ظلم اور زیادتی کے ساتھ ان کے دشمنوں کی مدد بھی کرتے ہو وَ اِنْ یَّاْتُوْكُمْ
اُسٰرٰی تُفٰدُوْهُمْ وَ هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اور اگر تمہارے بھائی
لڑائی میں قیدی بن کر تمہارے پاس آجائیں تو ان کا فدیہ دے کر چھڑا بھی لیتے ہو
حالانکہ ان کو جلاوطن کرنا ہی تم پر حرام کر دیا گیا تھا اگر تمہیں ہمارے احکام کا اتنا ہی خیال
ہے تو تمہیں چاہیئے تھا کہ انہیں جلاوطن ہی نہ کرتے تاکہ نہ لڑائی کی نوبت آتی اور نہ فدیہ دینے کی
اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ
ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُرَدُّوْنَ اِلٰۤی
اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ کیا تم کتاب کے ایک حصے پر ایمان رکھتے ہو اور دوسرے کا انکار
کرتے ہو؟ پس تم میں سے جو شخص بھی ایسا کرے گا، اس کی سزا اس کے سوا اور کیا ہو
سکتی ہے کہ دنیا کی زندگی میں ذلیل وخوار ہو، اور قیامت کے دن شدید ترین عذاب
میں ڈال دیا جائے وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اور یاد رکھو کہ جو کچھ تم کر
رہے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں ہے اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوةَ
الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِ ٘ فَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾
یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے میں دنیا کی زندگی خرید لی ہے، پس نہ
ان پر سے عذاب میں کمی کی جائے گی اور نہ ہی ان کو مدد مل سکے گی رکوع [۱۰] وَ لَقَدْ

اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ وَ قَفَّیۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِہٖ بِالرُّسُلِ ۫ وَ اٰتَیۡنَا عِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ الۡبَیِّنٰتِ وَ اَیَّدۡنٰہُ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ ؕ اور بیشک ہم نے موسیٰ (علیہ السّلام) کو کتاب یعنی تورات عطا کی اور ان کے بعد ہم نے پے در پے بہت سے رسول بھیجے، اور ہم نے مریم (علیھا السلام) کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السّلام) کو واضح معجزات عطا کیے اور ہم نے روح القدس یعنی جبرائیل کے ذریعے ان کی مدد کی اَفَکُلَّمَا جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَہۡوٰۤی اَنۡفُسُکُمُ اسۡتَکۡبَرۡتُمۡ ۚ فَفَرِیۡقًا کَذَّبۡتُمۡ ۫ وَ فَرِیۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ ﴿۸۷﴾ تو کیا یہ امر واقعہ نہیں کہ جب بھی کوئی رسول تمہاری نفسانی خواہشات کے خلاف احکام لایا تو تم نے تکبر کیا اور بعض نبیوں کو تم نے جھٹلایا اور بعض کو تم نے قتل تک کر دیا وَ قَالُوۡا قُلُوۡبُنَا غُلۡفٌ ؕ بَلۡ لَّعَنَہُمُ اللّٰہُ بِکُفۡرِہِمۡ فَقَلِیۡلًا مَّا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾ اور یہود کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ان کے کفر کے باعث اللّٰہ نے ان پر لعنت مسلط کر دی ہے سو وہ کم ہی ایمان لاتے ہیں

آیات نمبر 89 تا 96 میں بنی اسرائیل کو یاد دلایا گیا کہ یہ قرآن ان پیشین گوئیوں کے مطابق نازل ہوا ہے جو پہلے سے ان کی کتابوں میں موجود ہیں لیکن پھر بھی وہ ایمان لانے کے لئے آمادہ نہیں، حالانکہ ان کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ اللہ کے محبوب اور چہیتے ہیں۔

وَ لَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۫ اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے یہ کتاب یعنی قرآن آئی جو ان کے پاس موجود کتاب یعنی تورات کی تصدیق کرتی ہے اور ان کے پاس وہی نبی تشریف لے آیا جسے وہ تورات میں دی گئی نشانیوں سے پہچانتے تھے تو اس کے منکر ہو گئے، حالانکہ اس سے پہلے وہ خود اس نبی کے حوالہ سے کافروں پر فتح یابی کی دعائیں مانگتے تھے فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ پس ایسے انکار کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ کیا ہی بری ہے وہ چیز جس سے انہوں نے اپنی جانوں کا سودا کیا کہ اللہ کی نازل کردہ کتاب کا انکار کر رہے ہیں وہ بھی محض اس ضد کی وجہ سے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے، بنی اسرائیل محض اس ضد کی وجہ ایمان لانے کے لئے تیار نہ تھے کہ اس سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کے بعد تمام رسول بنی اسرائیل ہی میں مبعوث ہوئے ہیں، سو اب بھی بنی اسرائیل ہی میں سے ہونا چاہئے تھا، لیکن یہ اللہ کی حکمت تھی کہ اللہ

کے آخری رسول (صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) کا تعلق بنی اسمٰعیل سے تھا جو ابراھیم علیہ السلام ہی کی اولاد تھے

فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰی غَضَبٍ ؕ وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۹۰﴾ سو اب یہ لوگ اللہ کے دوہرے غضب کے مستحق ہوگئے ہیں، اور کافروں کے لئے توہین آمیز عذاب ہے

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَ یَکْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ق وَ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ان سب کتابوں پر ایمان لاؤ جنہیں اللہ نے نازل فرمایا ہے، تو کہتے ہیں کہ ہم صرف اس کتاب پر ایمان لائیں گے جو ہم پر نازل کی گئی، اور جو اس کے علاوہ ہے اس کا انکار کرتے ہیں، حالانکہ یہ قرآن بھی برحق ہے اور اس کتاب کی تصدیق کرتا ہے جو پہلے سے ان کے پاس موجود ہے

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِیَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۹۱﴾ اے پیغمبر آپ ان سے دریافت فرمائیں کہ اگر تم واقعی اپنی کتاب پر ایمان رکھتے ہو تو پھر تم اس سے پہلے اللہ کے بھیجے ہوئے انبیاء کو کیوں قتل کرتے رہے ہو

وَ لَقَدْ جَآءَکُمْ مُّوْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ اور تمہارے پاس موسیٰ (علیہ السّلام) کھلی نشانیاں لے کر آئے پھر تم نے ان کے کوہ طور پر جانے کے بعد بچھڑے کو معبود بنا لیا اور تم بہت ہی ظالم ہو

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ وَ رَفَعْنَا فَوْقَکُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰکُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اسْمَعُوْا ؕ اور جب ہم نے تمہارے اوپر کوہ طور کو معلق کرکے تم سے پختہ عہد لیا اور حکم دیا کہ

جو کتاب ہم نے تمہیں عطا کی ہے اس کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور ہمارا حکم سنو

قَالُوْا سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا ۗ وَ اُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ تو

انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے سن لیا مگر پھر نافرمانی کی، اور کفر کے باعث ان کے

دلوں میں بچھڑے کی محبت رچادی گئی تھی قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِيْمَانُكُمْ

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ انہیں بتادیجئے کہ یہ بہت ہی

بری باتیں ہیں جن کا حکم تمہیں تمہارا ایمان دے رہا ہے اگر تم واقعی مومن ہو قُلْ

اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾ آپ فرما دیجئے کہ اگر تمہارے کہنے

کے مطابق اللہ کے نزدیک آخرت کا گھر یعنی جنت صرف تمہارے لئے ہی مخصوص

ہے اور دوسرے لوگوں کے لئے نہیں تو تم موت کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو وَ لَنْ

يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾ لیکن ان

گناہوں اور اعمال کے باعث جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں وہ ہرگز کبھی یہ آرزو

نہیں کریں گے اور اللہ ان ظالموں کو خوب جانتا ہے وَ لَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ

النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۛۚ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۛۚ آپ انہیں سب لوگوں سے

زیادہ جینے کی ہوس میں مبتلا پائیں گے حتیٰ کہ مشرکوں سے بھی زیادہ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ

لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَ مَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ ان میں

سے ہر شخص چاہتا ہے کہ اسے ہزار برس کی زندگی مل جائے، لیکن یہ لمبی زندگی بھی

انہیں آخرت کے عذاب سے تو نہیں بچا سکتی وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ﴿۹۶﴾ اور اللہ ان کے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے رکوع[۱۱]

آیات نمبر 97 تا 103 میں واضح کیا گیا ہے کہ یہود قرآن کی دشمنی میں اس حد تک آگے نکل گئے کہ اللہ، اس کے فرشتوں، انبیاء اور جبریل و میکائیل تک کے دشمن بن گئے ہیں، ان کی دشمنی لاعلمی پر مبنی نہیں بلکہ یہ نافرمان اور عہد شکن لوگ ہیں، ان کی اصل دلچسپی اللہ کی کتاب نہیں بلکہ سفلی جادو اور شیطانی عملیات ہیں

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾ جو شخص بھی جبریل سے عداوت رکھتا ہے آپ اس سے فرما دیجئے کہ جبریل نے تو یہ قرآن آپ کے دل پر محض اللہ کے حکم سے اتارا ہے اور یہ قرآن اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور مومنوں کے لئے سراسر ہدایت اور خوشخبری ہے مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ جو شخص اللہ کا اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں کا اور جبریل اور میکائیل کا دشمن ہو تو وہ جان لے کہ یقیناً اللہ بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے یہود کا کہنا تھا کہ جبریل ہمارا دشمن ہے، وہ عذاب لے کر آتا رہا ہے، اگر میکائیل وحی لاتا تو ہم ایمان لے آتے کیونکہ وہ خوشحالی اور سلامتی لانے والا فرشتہ ہے وَ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَ مَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ اور بیشک ہم نے آپ کی طرف کھلی ہوئی نشانیاں اتاری ہیں اور سوائے نافرمانوں کے ان کا کوئی انکار نہیں کر سکتا اَوَ كُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

اور کیا یہ واقعہ نہیں کہ جب بھی ان لوگوں نے کوئی عہد کیا تو ان میں سے ایک فریق
نے اسے توڑ دیا، حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر ایمان ہی نہیں رکھتے وَ لَمَّا
جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾
اور جب ان کے پاس اللہ کی جانب سے ایسا رسول آ گیا جو ان کے پاس پہلے سے موجود
کتاب یعنی تورات کی تصدیق کرنے والا ہے تو انہی اہلِ کتاب میں سے ایک فریق نے
اللہ کی اس کتاب یعنی تورات کو اس طرح پس پشت ڈال دیا جیسے وہ اس کو جانتے ہی
نہیں وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ مَا كَفَرَ
سُلَيْمٰنُ وَ لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَ مَآ
اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ ؕ اور یہ لوگ تو اس علم کے
پیچھے بھی لگ گئے تھے جو سلیمان (علیہ السّلام) کے عہدِ سلطنت میں شیاطین پڑھا
کرتے تھے حالانکہ سلیمان (علیہ السّلام) نے کبھی کفر نہیں کیا بلکہ کفر تو شیطانوں نے
کیا تھا جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور یہ لوگ اس علم کے پیچھے بھی لگ گئے تھے جو
شہر بابل میں ہاروت اور ماروت نامی دو فرشتوں پر اتارا گیا تھا وَ مَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ
اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے
تھے جب تک کہ یہ نہ بتا دیتے کہ ہم تو یہاں محض آزمائش کے لئے ہیں سو تم کافر نہ بنو
فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ ؕ وَ مَا هُمْ

بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ اس تنبیہ کے باوجود وہ لوگ ان دونوں سے ایسا علم سیکھتے تھے جس کے ذریعے شوہر اور بیوی کے درمیان جدائی ڈالی جا سکے حالانکہ وہ اس کے ذریعے اللہ کے حکم کے بغیر کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے وَ يَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ ؕ اور یہ لوگ ان فرشتوں سے وہ چیزیں سیکھتے تھے جو ان کے لئے نقصان دہ تھیں اور انہیں نفع نہیں پہنچاتیں تھیں وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۟ؕ وَ لَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ اور یہ بات انہیں بخوبی معلوم تھی کہ جس کسی نے جادو اختیار کیا اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا، اور وہ بہت ہی بری چیز ہے جس کے بدلے میں انہوں نے اپنی جانوں کو فروخت کر ڈالا، کیا خوب ہوتا کہ انہیں اتنی سمجھ ہوتی وَ لَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ اور اگر وہ ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو اللہ کی بارگاہ سے بہتر بدلہ پاتے، کیا خوب ہوتا کہ وہ سمجھ سے کام لیتے

[۱۲] رکوع

آیات نمبر 104 تا 112 میں مسلمانوں کو یہود کی بعض شرارتوں سے آگاہ کیا گیا ہے اور یہود کے بعض اعتراضات کے جواب دیے گئے ہیں۔ مسلمانوں کو تنبیہ کہ غیر ضروری سوالات نہ کیا کریں۔ یہود و نصاریٰ کی غلط فہمی کا جواب کہ ان کے سوا کوئی جنت میں نہیں جائے گا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ اے ایمان والو! نبی اکرم ﷺ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے "رَاعِنَا" مت کہا کرو بلکہ اُنْظُرْنَا کہا کرو اور بغور سنتے رہا کرو، اور نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے

یہودی اس لفظ "راعنا" کو جان بوجھ کر اس طرح ادا کرتے تھے کہ جس سے گستاخانہ مفہوم پیدا ہو جاتا تھا اس لئے اس لفظ کا استعمال ممنوع قرار دے دیا گیا

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ کسی کافر کو خواہ وہ اہل کتاب میں سے ہو یا مشرکین میں سے ہو یہ بات پسند نہیں کہ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر کوئی بھلائی اترے وَ اللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾ اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ مخصوص کر لیتا ہے، اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾ ہم جب کسی آیت کے حکم کو موقوف کر دیتے ہیں یا اسے فراموش کرا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا ویسی ہی کوئی اور آیت لے آتے ہیں، کیا تم نہیں جانتے کہ

اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ‌ؕ وَمَا لَـكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ﴿۱۰۷﴾ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لئے ہے، اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی دوست ہے اور نہ ہی کوئی مددگار اَمۡ تُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَسۡـئَلُوۡا رَسُوۡلَـكُمۡ كَمَا سُئِلَ مُوۡسٰى مِنۡ قَبۡلُ‌ؕ اے مسلمانو کیا تم بھی اپنے رسول ﷺ سے اسی طرح کے سوالات کرنا چاہتے ہو جیسے اس سے پہلے موسیٰ (علیہ السّلام) کی قوم نے ان سے کیے تھے وَمَنۡ يَّتَبَدَّلِ الۡكُفۡرَ بِالۡاِيۡمَانِ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيۡلِ﴿۱۰۸﴾ توجو کوئی ایمان کو کفر کے ساتھ بدل ڈالے بے شک وہ راہ راست سے بھٹک گیا وَدَّ كَثِيۡرٌ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ لَوۡ يَرُدُّوۡنَكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ اِيۡمَانِكُمۡ كُفَّارًا ۖۚ بہت سے اہلِ کتاب یہ چاہتے ہیں کہ تمہارے ایمان لے آنے کے بعد پھر تمہیں کفر کی طرف واپس لوٹا دیں حَسَدًا مِّنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِهِمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الۡحَـقُّ‌ۚ یہ اس حسد کے باعث ہے جو ان کے دلوں میں ہے حالانکہ ان پر حق خوب ظاہر ہو چکا ہے فَاعۡفُوۡا وَاصۡفَحُوۡا حَتّٰى يَاۡتِىَ اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ﴿۱۰۹﴾ سو تم معاف کرتے رہو اور درگزر کرتے رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا کوئی اور حکم بھیج دے، بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ‌ؕ وَمَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِكُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ تَجِدُوۡهُ عِنۡدَ اللّٰهِ‌ؕ اور تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہا کرو، اور جو اعمال خیر بھی تم

آگے بھیجو گے اسے اللہ کے حضور موجود پاؤ گے اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿۱۱۰﴾
بے شک اللہ تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے وَ قَالُوۡا لَنۡ يَّدۡخُلَ الۡجَنَّةَ اِلَّا
مَنۡ كَانَ هُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰى ؕ تِلۡكَ اَمَانِيُّهُمۡ ؕ اور یہود و نصاریٰ کہتے ہیں ان
کے سوا کوئی بھی جنت میں ہرگز داخل نہیں ہوگا، یہ ان کی بے بنیاد آرزوئیں ہیں
قُلۡ هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۱۱﴾ آپ فرما دیجئے کہ اگر تم سچے
ہو تو کوئی ثبوت پیش کرو بَلٰى ۚ مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحۡسِنٌ فَلَهٗۤ
اَجۡرُهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ ۖ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾ ہاں کیوں نہیں،
جس نے اپنا چہرہ اللہ کے سامنے جھکا دیا اور وہ اخلاص کے ساتھ نیک اعمال کرنے والا
بھی ہو تو اس کا اجر اس کے رب کے پاس موجود ہے اور ایسے لوگوں پر نہ کوئی خوف ہو
گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے رکوع [۱۳]

آیات نمبر 113 سے تا 121 میں مسلمانوں کو یہود کی بعض شرارتوں سے آگاہ کیا گیا ہے اور یہود کے بعض اعتراضات کے جواب دئے گئے ہیں۔

وَ قَالَتِ الْیَهُوْدُ لَیْسَتِ النَّصٰرٰی عَلٰی شَیْءٍ۪ وَّ قَالَتِ النَّصٰرٰی لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی شَیْءٍۙ وَّ هُمْ یَتْلُوْنَ الْكِتٰبَؕ اور یہود کہتے ہیں کہ نصاریٰ کی کوئی حیثیت نہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہودیوں کی بنیاد کسی شے پر نہیں، حالانکہ وہ سب اللہ کی نازل کردہ کتاب پڑھتے ہیں كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْۚ فَاللّٰهُ یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ﴿۱۱۳﴾ اسی طرح یہ بے علم مشرک لوگ بھی انہی جیسی بات کرتے ہیں، پس قیامت کے دن اللہ ان کے درمیان ان تمام امور کا فیصلہ فرمادے گا جس میں وہ اختلاف کرتے رہتے ہیں وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰی فِیْ خَرَابِهَاؕ اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام لینے سے روکے اور انہیں ویران و برباد کرنے کی کوشش کرے اُولٰٓىٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْهَاۤ اِلَّا خَآىٕفِیْنَؕ۬ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ﴿۱۱۴﴾ انہیں تو چاہئیے تھا کہ مسجدوں میں اللہ سے ڈرتے ہوئے داخل ہوتے، ان کے لئے دنیا میں بھی ذلّت ہے اور ان کے لئے آخرت میں بھی بڑا سخت عذاب ہے وَ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُۗ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ﴿۱۱۵﴾ اور مشرق و مغرب سب اللہ ہی کا ہے، پس

تم جس طرف بھی رخ پھیرو گے ادھر ہی اللہ کی ذات موجود ہے ، بیشک اللہ بڑی وسعت والا ہے اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے وَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے، حالانکہ وہ اس بات سے بہت پاک ہے، بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کی مِلکیت ہے اور سب کے سب اس کے محکوم ہیں بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وہ اللہ ہی ہے جو آسمانوں اور زمین کو عدم سے وجود میں لایا، اور جب وہ کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کرلیتا ہے تو پھر صرف یہی فرماتا ہے کہ "تو ہو جا" تو وہ ہو جاتا ہے وَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْ لَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَاۤ اٰيَةٌ ؕ اور جو بے علم لوگ ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ ہم سے خود کلام کیوں نہیں فرماتا یا ہمارے پاس براہِ راست کوئی نشانی کیوں نہیں آتی كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ان سے پہلے لوگ بھی انہی جیسی باتیں کہتے تھے، ان سب لوگوں کے دل آپس میں ایک جیسے ہیں، بیشک جو لوگ یقین حاصل کرنا چاہتے ہیں ہم نے ان کیلئے بے شمار نشانیاں خوب واضح کردی ہیں اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ وَّ لَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾ اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم)! بیشک ہم نے آپ کو دینِ حق دے کر خوشخبری سنانے والا اور اللہ سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور جہنم میں جانے والوں کے

بارے میں آپ سے نہیں پوچھا جائے گا کہ آپ کی ذمہ داری صرف ہمارا پیغام پہنچا دینا ہے

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ اور یہود و نصاریٰ آپ سے اس وقت تک ہر گز خوش نہیں ہوں گے جب تک آپ ان کا دین نہ اختیار کر لیں قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ آپ فرما دیجئے کہ بیشک اللہ کی دی ہوئی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾ اور اگر آپ نے اس علم کے بعد جو آپ کے پاس اللہ کی طرف سے پہنچ چکا ہے، بفرضِ محال ان کی خواہشات کی پیروی کی تو آپ کو اللہ سے بچانے والا نہ کوئی حمائتی ہو گا اور نہ کوئی مددگار اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وہ اہل کتاب جو اپنی کتاب کو اس طرح پڑھتے ہیں جیسے پڑھنے کا حق ہے، تو ایسے لوگ دین حق پر ایمان لے آتے ہیں، اور جو اس کا انکار کرتے ہیں سو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں

رکوع [۱۴]

آیات نمبر 122 تا 129 میں ابراہیم علیہ السلام کو لوگوں کا پیشوا بنانے کا ذکر۔ ابراہیم علیہ السلام اور اسمعیل علیہ السلام کا خانہ کعبہ تعمیر کرنا اور اس موجودہ امت کے لئے ان کی دعا کا واقعہ بیان کیا گیا ہے

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ اَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴿۱۲۲﴾ اے بنی اسرائیل! میرے وہ احسانات یاد کرو جو میں نے تم پر کئے اور میں نے تمھیں تمام اقوام عالم پر فضیلت عطا کی تھی وَ اتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ﴿۱۲۳﴾ اور اُس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی دوسرے کے کام نہ آ سکے گا اور نہ کسی کی طرف سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ہی کسی کی کوئی سفارش قبول کی جائے گی اور نہ ان کی کوئی مدد کی جا سکے گی ان اگلی آیات میں یہ بات واضح کر دی گئی کہ بنی اسرائیل اور بنی اسمٰعیل دونوں ہی ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ جن کا تعلق بنی اسمٰعیل سے ہے، دراصل ابراہیم علیہ السلام کے دین ہی کی پیروی کر رہے ہیں اور یہ بھی کہ بنی اسرائیل کے جدامجد یعقوب علیہ السلام بھی اسی دین کی پیروی کرتے تھے وَ اِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ اور وہ وقت یاد کرو جب ابراہیم (علیہ السّلام) کو ان کے رب نے کئی باتوں میں آزمایا تو وہ تمام آزمائشوں میں پورے اترے، اس پر اللہ نے فرمایا کہ میں تمھیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں قَالَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي

الظّٰلِمِيْنَ﴿۱۲۴﴾ انہوں نے کہا کہ کیا میری اولاد کے بارے میں بھی یہی حکم ہے؟ اللہ نے کہا کہ ہاں! مگر میرا وعدہ نافرمانوں کے لئے نہیں ہے وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر یعنی خانہ کعبہ کو لوگوں کے لئے رجوع کا مرکز اور جائے امن بنا دیا، اور حکم دیا کہ ابراہیم (علیہ السّلام) کے کھڑے ہونے کی جگہ کو اپنی نماز کی جگہ بنا لو وَ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ﴿۱۲۵﴾ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل (علیہما السلام) سے یہ عہد لیا تھا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک رکھیں گے وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اور جب ابراہیم (علیہ السّلام) نے عرض کیا کہ اے میرے رب! اسے امن والا شہر بنادے اور اس شہر کے رہنے والوں میں سے جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان لائے ان کو طرح طرح کے پھلوں سے رزق عطا فرما قَالَ وَ مَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ﴿۱۲۶﴾ اللہ نے فرمایا کہ اور جو کوئی کفر کرے گا اس کو بھی دنیا کی چند روزہ زندگی کا سامان تو دوں گا مگر آخر کار اسے جہنم کے عذاب کی طرف گھسیٹوں گا اور وہ رہنے کیلئے بہت برا ٹھکانہ ہے وَ اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ

اِسۡمٰعِيۡلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۱۲۷﴾ اور جب ابراہیم اور اسمعیل (علیہما السلام) خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے تو دونوں دعا کرتے جاتے تھے کہ اے ہمارے رب! تو ہماری یہ خدمت قبول فرما لے، بیشک تو خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے

خاص طور پر اگلی دو آیات میں ایک ایسے رسول کے بارے میں دعا ہے جو ابراہیم علیہ السلام اور اسمعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہو، یہ دعا صرف محمد رسول اللہ ﷺ پر ہی پوری طرح صادق آتی ہے

رَبَّنَا وَ اجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَكَ وَ مِنۡ ذُرِّيَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّكَ ۠ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبۡ عَلَيۡنَا ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۲۸﴾ اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا فرماں بردار بنا دے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک امت کھڑی کر جو تیری اطاعت گزار ہو اور ہمیں ہماری عبادت اور حج کے احکام بتا دے اور ہماری توبہ قبول فرما، بیشک تو بہت ہی توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے

رَبَّنَا وَ ابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ وَ يُزَكِّيۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۲۹﴾ؑ اے ہمارے رب! ان میں ایک رسول مبعوث فرما جو انہی میں سے ہو، وہ ان پر تیری آیات تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب اور دانائی کی تعلیم دے اور ان کو خوب پاک صاف کر دے، بیشک تو بہت زبردست اور بڑی حکمت والا ہے

رکوع [۱۵]

آیات نمبر 130 تا 134 میں ابراہیم علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کا اپنی اولاد کو ایک ہی معبود یعنی اللہ کی عبادت کرنے کی وصیت کا بیان۔

وَ مَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَ لَقَدِ اصْطَفَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ اور کون ہے جو ابراہیم (علیہ السّلام) کے دین سے اعراض کرے سوائے اس کے جس نے خود کو احمق بنالیا ہو، اور بیشک ہم نے انہیں دنیا میں بھی منتخب فرمالیا تھا اور یقیناً وہ آخرت میں بھی بلند رتبے والے لوگوں میں شامل ہوں گے اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ اور جب ان کے رب نے ان سے فرمایا کہ تو میرا فرماں بردار بن، تو انہوں نے کہا کہ میں سارے جہانوں کے رب کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہوں وَ وَصّٰی بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَ یَعْقُوْبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ؕ اور ابراہیم (علیہ السّلام) اور یعقوب (علیہ السّلام) نے اپنے بیٹوں کو اسی بات کی وصیت کی کہ اے میرے بیٹو! اللہ نے تمہارے لئے یہی دین اسلام پسند فرمایا ہے سو تم مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ ؕ کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب (علیہ السّلام) کو موت آئی اور انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کروگے؟ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآىٕكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖۚ

وَّ نَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ۝۱۳۳ توانہوں نے جواب دیا کہ ہم آپ کے اور آپ کے باپ دادا ابراہیم اور اسمعیل اور اسحٰق (علیہم السلام) کے معبود کی عبادت کریں گے وہی ایک معبود ہے، اور ہم سب اسی کے اطاعت گزار رہیں گے تِلۡكَ اُمَّةٌ قَدۡ خَلَتۡ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَلَكُمۡ مَّا كَسَبۡتُمۡ ۚ وَلَا تُسۡـَٔلُوۡنَ عَمَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ۝۱۳۴ وہ ایک امت تھی جو گزر چکی، ان کے اعمال کی کمائی ان کے لئے ہو گی اور تمہاری کمائی تمہارے لئے ہو گی اور تم سے ان کے اعمال کی باز پُرس نہ کی جائے گی

آیات نمبر 135 تا 141 میں اس بات کی وضاحت کہ بنی اسرائیل اور بنی اسمٰعیل دونوں ہی ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ جن کا تعلق بنی اسمٰعیل سے ہے، دراصل ابراہیم علیہ السلام کے دین ہی کی پیروی کر رہے ہیں اور یہ کہ بنی اسرائیل کے جد امجد یعقوب علیہ السلام بھی اسی دین کی پیروی کرتے تھے

وَ قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ اور اہلِ کتاب مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ یہودیت یا نصرانیت اختیار کرلو تو ہدایت پا جاؤ گے، آپ فرمادیجئے کہ یہ ممکن نہیں کیونکہ ہم نے تو ابراہیم (علیہ السّلام) کی ملت اختیار کی ہوئی ہے جو سب سے منہ موڑ کر صرف اللہ کی طرف متوجہ تھے، اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے جبکہ یہود اور نصاریٰ کے کچھ گروہ شرک کے مرتکب تھے۔ یہود کے کچھ گروہ اپنے نبی حضرت عذیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا مانتے تھے اور نصاریٰ کے کچھ گروہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا مانتے تھے قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ مَاۤ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ آپ فرمادیجئے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور اس پر بھی جو ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب (علیہم السلام) اور ان کی اولاد کی طرف بھیجا گیا اور اس پر بھی جو موسیٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) کو عطا کیا گیا اور جو دوسرے انبیاء (علیہم السلام) کو ان کے رب کی طرف

سے عطا کیا گیا لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ ہم ان
تمام رسولوں میں سے کسی میں بھی فرق نہیں کرتے، اور ہم اللہ ہی کے فرماں بردار
ہیں فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا
هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ پھر اگر یہ اہل کتاب بھی اسی طرح ایمان لے لائیں جیسے تم ایمان
لائے ہو تو بیشک وہ ہدایت یافتہ ہو جائیں گے، اور اگر یہ منہ پھیر لیں تو پھر سمجھ لو کہ یہ
صرف اپنی ضد کی وجہ سے اڑے ہوئے ہیں فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ هُوَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾ پس ان کے مقابلہ میں اللہ ہی تمہاری حمایت کے لئے کافی
ہے، اور وہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ
اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّ نَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اللہ کا رنگ اختیار کر لو! اور کس کا رنگ اللہ
کے رنگ سے بہتر ہو سکتا ہے اور ہم تو اسی کے عبادت گزار ہیں قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا
فِي اللّٰهِ وَ هُوَ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ ۚ وَ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَ نَحْنُ لَهٗ
مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ اے نبی (ﷺ)! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کے بارے میں
ہم سے جھگڑتے ہو حالانکہ وہ ہمارا بھی رب ہے، اور تمہارا بھی رب ہے اور ہمارے
اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں، اور ہم تو خالص اسی کے
اطاعت گزار ہیں اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ
وَ الْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ اے
اہلِ کتاب! کیا تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب (علیہم السلام)

اور ان کی اولاد یہودی یا نصرانی تھے، آپ ان سے پوچھئے کہ کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ

؟ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ﴿۱۴۰﴾ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو ایسی گواہی کو چھپائے جو

اللہ کی جانب سے اس کے پاس موجود ہے، اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے بے

خبر نہیں ہے تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَ

لَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴿۱۴۱﴾ وہ ایک امّت تھی جو گزر چکی، ان کے کمائے

ہوئے اعمال ان کے لئے تھے اور تمہارے کمائے ہوئے اعمال تمہارے لئے ہوں گے

، اور تم سے ان کے اعمال کی باز پرس نہیں ہو گی رکوع [۱۶]